7578-کیا صرف نام کے مسلمان کو وراثت دي جائے گی

سوال

کیا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید میں وراثت کے بیان کردہ احکام پر عمل کرے ؟

اور جب خاندان کے کچھ افراد کفار ہوں (وہ ہیں تو مسلمان لیکن نہ تو نماز ادا کرتے اور نہ ہی روزے رکھتے ہیں . . . الخ) تو پھر ان کا حکم کیا ہوگا ؟
اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ احکام اس وقت لاگو ہوں گے جب خاندان کے سب افراد اس کی پیروي کرتے ہوں تو کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

زمانے یا جگہ یا
حالات مختلف ہونے سے اللہ تعالی کے دین میں سے کچھ بھی ساقط نہیں ہوتا نہ تو احکام
وراثت ساقط ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی اور حکم ، اللہ تعالی کا دین ہر دور
، ہر جگہ میں عرب اور عجم ان کے مردوں اور عورتوں وہ فقیر ہوں یا مالدار دیہاتی ہوں
یا شہري سب کے لیے موزوں اور صالح ہے اس میں سب یکساں وبرابر ہیں .

جب اللہ تعالی نے سورۃ النساء میں
وراثت کا ذکر کیا تو آیت میں آخر میں ارشاد فرمایا :

**{یہ حصے اللہ تعالی کی طرف سے مقرر
کردہ ہیں بلاشبہ اللہ تعالی پورے علم والا اور کامل حکمتوں والا ہے}** النساء (11)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس
آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

یہ اللہ تعالی کی جانب سے فرض کردہ
ہیں جس کا فیصلہ اللہ تعالی نے کیا اور اس کا حکم دیا ہے ، اور اللہ سبحانہ وتعالی
علم وحکمت والا ہے جو ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھتا اور ہر ایک کو وہی عطا کرتا ہے
جس کا وہ حسب حال مستحق ہوتا ہے ، اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا :

**{بلاشبہ اللہ تعالی پورے علم والا
اور کامل حکمتوں والا ہے}** النساء (11) تفسیر ابن کثیر (1/500)

پھر اللہ تعالی نے وراثت کے احکام
کے متعلق فرمایا :

{یہ اللہ تعالی کی جانب سے مقرر کردہ
حدیں ہیں اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
وفرمانبرداري کرے گا اللہ تعالی اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے سے نہریں
جاري ہونگی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑي کامیابی ہے .

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے اور اس کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کرے
اللہ تعالی اسے جہنم میں پھینکے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت ورسوائی
والا عذاب ہے} النساء (13-14)

لھذا اللہ تعالی نے اس آیت کریمہ میں
یہ فیصلہ صادر کردیا ہے کہ : شریعت کے تقاضہ کے مطابق وراثت میں عمل نہ کرنا اللہ تعالی
کی حدود سے تجاوز ہے اور ایسا کام کرنے والا ابدي جہنمی ہے اور اسے ذلت ورسوائی والا
عذاب دیا جائے گا .

اللہ تعالی آپ پر رحم کرے آپ کے علم
میں ہونا چاہیے کہ وراثت علم کا نصف ہے جیسا کہ بعض علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے
حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

ابن عیینۃ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے
: علم فرائض کو نصف علم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں سب لوگ مبتلا ہوتے ہیں .
تفسیر ابن کثیر (2/497)

دوم :

جب آپ کے نزدیک راجح یہ ہو کہ نماز
ترک کرنے والا کافر اور مرتد ہے - اور انشاء اللہ راجح بھی یہی ہے - تو کافر کے لیے
مسلمان کے مال میں سے وراثت لینا جائز نہیں ، اور نہ ہی مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ
کافر کے مال سے کچھ بھی وراثت میں حاصل کرے .

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنھما
بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا
وارث نہیں ہے . صحيح بخاري (6383) صحيح مسلم (1614).

اس بنا پر بے نماز نمازي کا وارث نہیں
ہوگا اور اسی طرح نمازي بھی بے نماز کا وارث نہیں .

سوم :

یہ تصدیق کرلینا ضروري ہے کہ وہ تارک
نماز بالکل نماز ادا نہیں کرتا یا وہ بعض فرضی نماز کی ادائیگی کرتا اور بعض نمازیں
چھوڑتا ہے ، لھذا اگر دوسري قسم میں یعنی کچھ نمازیں ادا کرتا اور کچھ ترک کرتا ہے
تو وہ کافر نہیں ہوگا ، اس لیے کہ کافر وہ شخص ہے جو نماز بالکل ادا نہیں کرتا اور
قطعا تارک نماز ہو.

چہارم :

پیچھے جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے یہ ظاہر
ہوا کہ وراثت میں اللہ تعالی کی حدود کا قیام ہر حالت میں واجب ہے چاہے خاندان کے سب
افراد اس حکم کو قبول کریں یا خاندان کے بعض افراد اس لیے کہ اللہ تعالی کا حکم ثابت
ہے .

اور یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی بھی
اللہ تعالی کا حکم قبول نہ کرے اور اس پر راضی نہ ہو وہ کافر ہے وہ اپنے قریبی
مسلمان کی وراثت میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتا ، اس کے اللہ تعالی کے حکم پر ناراضگی
اور اعتراض اور اس کے کفر کی بنا پر اس کا قریبی مسلمان شخص بھی اس کا وارث نہیں
ہوگا .

واللہ اعلم .